خطبہ جمعہ

بعنوان

زلزلہ
قیامت کی ایک نشانی!

سلسلۃ منبر الحکمۃ
164

بتاریخ: 27 ستمبر 2019
بمطابق: ٢٧ محرم الحرام ١٤٤١ ھج

بہ اہتمام

الحکمۃ انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اھم نکات

❀ زلزلوں کی کثرت؛ علامتِ قیامت ❀ زلزلے اور ہمارا رویہ
❀ زلزلے کی حکمتیں ❀ دُنیوی سامانِ تعیّش کی حقیقت
❀ ہمارے گناہوں کا نتیجہ ❀ ہمارے زوال وتنزّل اور بدحالی کی وجہ
❀ عذاب کو دعوت دینے والے لوگ ❀ غافل لوگوں کے لیے تازیانۂ عبرت

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ، اَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ:

﴿اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ❀ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ❀ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ❀ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ❀ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ❀ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ❀ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ❀ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ❀﴾ [سورة الزلزال]

”جب زمین پوری طرح جھنجھوڑ دی جائے گی، اور اپنے بوجھ باہر نکال پھینکے گی، انسان کہنے لگے گا: اسے کیا ہوگیا؟ اس دن زمین اپنی سب خبریں بیان کر دے گی۔ اس لیے کہ تیرے رب نے اسے حکم دیا ہوگا۔ اس روز لوگ مختلف جماعتیں ہو کر (واپس) لوٹیں گے، تاکہ انہیں ان کے اعمال دکھا دِیے جائیں۔ پھر جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔''

علاماتِ قیامت کی دو قسمیں ہیں:

① علاماتِ صغریٰ: مرورِ زمانہ کے ساتھ یہ وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتی رہتی ہیں اور ان کے وقوع کا عرصہ طویل ہے، جیسا کہ راسخ علماء کی دنیا سے رحلت، جہالت کا ظہور، بلند و بالا عمارتیں بنانے پر فخر وغیرہ۔ بعض ایسی بھی علاماتِ صغریٰ ہیں جو علاماتِ کبریٰ کے بالکل ساتھ یا بعد میں بھی پیش آئیں گی۔

② علاماتِ کبریٰ: جو قیامت کے بالکل قریب ظاہر ہوں گی اور ان کے وقوع کا عرصہ بھی طویل نہیں ہے، جیسا کہ دجال کا ظہور، عیسیٰ علیہ السلام کا نزول، یاجوج و ماجوج کا خروج اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا وغیرہ۔

بعض اہلِ علم نے علاماتِ قیامت کی بہ اعتبارِ ظہور تین اقسام کی ہیں:

1......جو علامات ظاہر ہو چکی ہیں اور اس سلسلے میں نبی ﷺ کی پیشین گوئیاں پوری ہو چکی ہیں، جیسا کہ فتنوں کا ظہور اور تُرکیوں کی لڑائی وغیرہ۔

2......وہ علامات جو ہر دور میں تسلسل سے ظاہر ہو رہی ہیں اور بہ کثرت ہو رہی ہیں، جیسا کہ دجالوں کا خروج اور زلزلوں کی کثرت۔

3......جو علامات ابھی واقع نہیں ہوئیں لیکن عنقریب ہونے والی ہیں۔

پہلی اور دوسری قسم سے مراد علاماتِ صغریٰ ہیں جبکہ تیسری قسم میں علاماتِ کبریٰ آتی ہیں اور بعض علاماتِ صغریٰ بھی شامل ہیں۔

زلزلوں کی کثرت؛ علامتِ قیامت:

یہاں جس علامتِ قیامت کی بات ہم کرنا چاہ رہے ہیں وہ ہے: زلزلوں کی کثرت۔ یہ قیامت کی علاماتِ صغریٰ میں سے ہے اور یہ تسلسل سے ظاہر ہوتی آ رہی ہے۔ اس کے علامتِ قیامت ہونے کی دلیل یہ ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ﷺ نے فرمایا:

((لا تقوم الساعة حتى يقبض العلم، وتكثر الزلازل، ويتقارب الزمان، وتظهر الفتن، ويكثر الهرج ـ وهو القتل القتل ـ حتى يكثر فيكم المال فيفيض))

''قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ علم اُٹھالیا جائے گا، زلزلے کثرت سے آئیں گے، وقت کم ہوتا جائے گا، فتنے ظاہر ہونے لگیں گے، قتل و غارت بہت زیادہ ہونے لگے گی، حتیٰ کہ تمہارے ہاں مال و دولت کی بہتات ہو جائے گی، یعنی عام ہو جائے گا۔''

صحيح البخاری، كتاب الجمعة، باب ما قيل فی الزلازل والآيات، ح: 1036

اس حدیثِ مبارکہ سے تین باتیں احاطہ علم میں آتی ہیں:

① ......زلزلوں کی کثرت علاماتِ قیامت میں سے ہے۔

② ...... جب زلزلے بہ کثرت آنے لگیں تو جان لیجیے کہ نافرمانی پھیل چکی ہے اور دیگر منکرات اور علاماتِ قیامت (وقت کا کم ہونا، بھی ظاہر ہونے والی ہیں۔

③ ......زلزلوں کی کثرت سے مراد عموم اور دوام ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اکثر شمالی، شرقی اور غربی ممالک میں زلزلوں کی کثرت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ 'کثرت' سے مراد عموم اور دوام ہے۔

فتح الباری: 31/ 93

سیدنا عبداللہ بن حوالہ ازدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يا ابن حوالة إذا رأيت الخلافة قد نزلت أرض المقدسة فقد دنت الزلازل والبلابل والأمور العظام، والساعة يومئذ أقرب من الناس من يدی هذه من رأسك))

''اے ابن حوالہ! جب تم دیکھو کہ خلافت ارضِ مقدس تک پہنچ چکی ہے تو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

زلزلے آنے لگیں گے، مصیبتیں ٹوٹ پڑیں گی اور بڑی بڑی علامات ظاہر ہوں گی، اور قیامت اس وقت لوگوں کے اس سے زیادہ قریب ہوگی جتنا کہ میرا ہاتھ تمہارے سر سے دُور ہے۔''

[صحیح] سنن أبی داود، کتاب الجهاد، باب فی الرجل یغزو یلتمس الأجر والغنیمة، ح: 1535

نبی ﷺ کی یہ پیشین گوئی پوری ہوئی اور بیت المقدس کی فتح کے بعد دنیا میں بڑی بڑی مصیبتیں اور قیامت کی علامتیں ظاہر ہوئیں اور ہوتی رہیں گی، مثلاً زلزلے، سیلاب، قتل و غارت گری اور ایسی بیماریاں کہ جن کا پہلے لوگوں نے کبھی نام ونشان نہیں سنا تھا۔

اسی طرح سیدنا سلمہ بن نفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی دوران آپ پر وحی نازل ہونے لگی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا:

((قَدْ أُوحِيَ اِلَيَّ أَنِّی غَیْرُ لَابِثٍ فِیکُمْ وَلَسْتُمْ لَابِثِینَ بَعْدِی إِلَّا قَلِیلًا، وَسَتَأْتُونِی أَفْنَادًا یُفْنِی بَعْضُکُمْ بَعْضًا، وَبَیْنَ یَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتَانٌ شَدِیدٌ وَبَعْدَهُ سَنَوَاتُ الزَّلَازِلِ))

''میں اب تم میں نہیں رہوں گا اور تم بھی میرے بعد تھوڑی دیر ہی رہو گے۔ تم میرے پاس گروہوں کی شکل میں آؤ گے اور ایک دوسرے کو قتل کرو گے۔ قیامت سے پہلے شدید وبائیں پھیلیں گی اور اس کے بعد زلزلوں کے سال آئیں گے۔''

[صحیح] صحیح ابن حبان: 6777 ۔ المستدرك للحاكم: 8383 ۔ سلسلة الأحادیث الصحیحة: 1935

اس حدیثِ مبارکہ میں نبی ﷺ نے فتنوں اور جنگوں کی طرف اشارہ فرمایا تھا جو آپ ﷺ کی رحلت کے بعد مسلمانوں کے مابین ہی چھڑ گئی تھیں اور ابھی تک بھی اس

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آگ کو گاہے گاہے یہود و نصاریٰ بھڑکانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

یاد رکھیں! یہ زلزلے کے جھٹکے کسی بڑے حادثے کا پیش خیمہ ہیں! زلزلوں کا آنا قربِ قیامت کی علامت ہے۔ نبی ﷺ کا مذکورہ بالا فرمان ہمیں بتلا رہا ہے کہ قیامت بہت ہی قریب ہے اور ہر انسان کو اب دنیا کی فکر چھوڑ کر آخرت کی فکر کرنی چاہیے۔ دانا شخص وہی ہے جو مستقل اور ہمیشہ کی زندگی کو کامیاب بنانے کا سوچے؛ نہ کہ عارضی اور فانی حیات کو بنانے اور سنوارنے میں اپنی تمام تر صلاحیتیں اور ساری عمر کھپا دے۔ دنیا میں تو انسان ایک مسافر کی مانند ہے اور عقلمند مسافر کبھی بھی اپنی منزل آنے سے پہلے راستے میں ہی مستقل پڑاؤ نہیں ڈالتا بلکہ وہ سفر جاری رکھتے ہوئے اصل منزل کی طرف گامزن رہتا ہے اور ایسے اسباب و وسائل حاصل کرتا جاتا ہے جو اس کی ہیشگی والی زندگی کو کامیاب بنانے میں اہم اور مؤثر ثابت ہوسکتے ہیں۔

زلزلے اور ہمارا رویہ!

زلزلے آتے ہیں تو ہم کچھ دیر کے لیے سہم جاتے ہیں اور موت جب آنکھوں کے سامنے دکھائی دیتی ہے تو اللہ یاد آجاتا ہے۔ کچھ دیر کے لیے توبہ و استغفار کرتے ہیں اور پھر معمول کی زندگی میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

کسی کو یہ سوچنے کی توفیق نہیں ہوتی کہ خدانخواستہ اگر اس زلزلے میں میری جان چلی جاتی تو میرے پاس ایسے کون سے اعمال تھے جن کی بدولت میں اللہ کو منہ دکھانے کے لائق ہوتا؟ اور یہ خیال بھی نہیں آتا کہ جس ذاتِ مقدس نے مجھے اس عذاب سے بچا کر زندگی بخشی ہے، کیا اس کا بھی مجھ پر کوئی حق ہے یا نہیں؟ حالانکہ ہونا تو یہ چاہیے کہ زلزلے کے بعد والی زندگی اس سے پہلے والی زندگی میں اور اس سے پہلے والی زندگی میں واضح فرق پیدا ہو جائے، لیکن افسوس! ہم پر غفلت ایسی طاری ہے کہ دیگر آفات کی طرح زلزلے بھی ہمیں جگانے میں ناکام ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

زلزلے کی حکمتیں:

اللہ تعالیٰ زلزلے کے ذریعے ہمیں بہت سی حکمتوں سے متعارف کرواتا ہے، جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

① ......اللہ تعالیٰ زلزلے کے ذریعے ہمیں بتلاتا ہے کہ زمین کا ایک جگہ ساکن اور ثابت ہونا بھی اللہ کریم کی بہت بڑی نعمت ہے۔

② ......اللہ تعالیٰ زمین کو جھٹکا دے کر اپنی قدرت کا احساس دلاتا ہے اور اپنے بندوں کو یاد دِلاتا ہے کہ تم سب میرے قبضہ وقدرت میں ہو، میں جب چاہوں تم سب کی جانیں ایک ہی لمحے میں قبض کرلوں۔

③ ......اللہ اپنے بندوں کو زلزلے کے ذریعے خوف میں مبتلا کر کے اس پر برانگیخت کرتا ہے کہ وہ اپنا محاسبہ کریں اور اپنے آج کا جائزہ لے کر اپنا کل بہتر بنانے کی کوشش کریں۔

④ ......دنیا میں قائم بلند وبالا اور مضبوط ترین عمارتوں کو آنِ واحد میں زمین بوس کر کے ہمیں بتلاتا ہے کہ مجھ سے بڑی طاقت کوئی نہیں ہے۔

⑤ ......دیکھتے ہی دیکھتے انسان کی ساری زندگی کی جمع پونجی کو ختم کر کے دنیا کی بے ثباتی اور اس کے عارضی وفانی ہونے کا لوگوں میں شعور اُجاگر کرتا ہے۔

انسان کی بوکھلاہٹ:

امام شریح بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تَكُونُ الزَّلَازِلُ وَالْمَلَاحِمُ الَّتِي تُحَرِّكُ النَّاسَ مِنْ أَمَاكِنِهِمْ حَتّٰى تَغْلُوَ النِّعَالَ.

''ایسے زلزلے آئیں گے اور ایسی خون ریزیاں ہوں گی کہ لوگوں کو ان کی جگہوں سے ہلا دیں گے، حتیٰ کہ وہ جوتے پہننا بھی بھول جائیں گے۔''

الفتن لنعيم بن حماد: 1703

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یقیناً جب زلزلہ آتا ہے تو بعینہٖ یہی صورت ہوتی ہے۔ ہر شخص جب موت کو اپنے سامنے دیکھتا ہے تو اسے اپنی جان بچانے کی فکر دامن گیر ہو جاتی ہے اور وہ اپنا ضروری اور قیمتی سامان اُٹھانا تو بہت دُور کی بات ہے؛ بوکھلاہٹ میں اپنا جوتا تک پہننا بھول جاتا ہے اور فوراً باہر کھلے میدان کی طرف دوڑ لگاتا ہے۔ کیا اس قدر بوکھلاہٹ کے بعد ہم نے کبھی اپنی ''سیاہ زندگی'' پر نگاہ ڈالی ہے؟ کیا ہم نے کبھی یہ سوچا کہ اگر میں اسی زلزلے کا شکار ہو کر مر جاتا تو اللہ کو منہ دکھانے کے لیے میرے پاس کیا اعمال ہوتے؟ کیا ایسی آزمائش کے بعد ہم کبھی بعد والی زندگی میں تبدیلی لائے ہیں؟ بس ذرا سی دیر تک دِل عذابِ الٰہی کے خوف سے کانپتا رہتا ہے، اس کے بعد پھر وہی رب سے بیگانہ کر دینے والے کام اور وہی گناہوں بھری زندگی دوبارہ شروع ہو جاتی ہے۔ ہمارا دِل کس قدر مردہ ہو چکا ہے کہ ہم اپنی آنکھوں سے عذاب دیکھ کر بھی نہیں سمجھ پا رہے؟!!

دُنیوی سامانِ تعیّش کی حیثیت:

ایسی صورتِ حال میں دنیا کی حیثیت بھی کھل کر سامنے آ جاتی ہے کہ انسان نے جس دنیا کو سنوارنے کے لیے حلال وحرام کی پروا کیے بغیر ہر جائز وناجائز ذریعے سے مال سمیٹا ہوتا ہے اور دِن رات اپنی جان کو جوکھوں میں ڈال کر روپیہ پیسہ اکٹھا کیا ہوتا ہے، جب زلزلہ، سیلاب، طوفان یا کوئی بھی اور ناگہانی آفت اچانک موت کو سامنے لا کھڑا کر دیتی ہے تو پھر انسان اپنی زندگی کی ساری جمع پونجی کی بھی پروا نہیں کرتا اور اسے وہیں کا وہیں چھوڑ کر بے سروسامانی کے عالم میں بس اپنی جان بچانے کی کوشش میں بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔ بھائیو! ذرا سوچئے کہ کیا یہی ہے بس دنیا کی حیثیت؟!!

ہمارے گناہوں کا نتیجہ:

زلزلے جیسا عذاب آنے کی بنیادی وجہ ہمارے بُرے اعمال ہیں۔ جب بندوں کی طرف سے فرائض وواجبات میں کوتاہیاں اور معصیات ومحرمات کا ارتکاب ہونے لگتا ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اور زمین میں گناہ عام ہو جاتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ ایسی ہی آفات اور مصائب سے دوچار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَمَـا اَصَابكُـمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيكُـمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيْرٍ﴾ [الشوریٰ: 30]

''اور تمہیں جو بھی مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں کی کمائی ہوتی ہے (یعنی تمہارے گناہوں کا ہی نتیجہ ہوتی ہے) اور اللہ تعالیٰ بہت سارے گناہوں کو تو معاف فرما دیتا ہے۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ آگاہ فرما رہا ہے کہ تم پر آنے والی مصیبتوں کا باعث تمہارے اپنے ہی برے اعمال ہیں، گویا تم اپنا ہی بویا ہوا کاٹتے ہو۔ ساتھ ہی یہ بھی واضح فرما دیا کہ یہ تو تمہاری چند ایک برائیوں کا بدلہ ہوتا ہے، کیونکہ جن برے اعمال پر اللہ تعالیٰ معافی کا قلم پھیر دیتا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ ان کے پورے پورے اعمال کا بدلہ لینے لگے تو نوبت یہاں تک پہنچ جائے کہ زمین پر کسی کا نام و نشان ہی نہ رہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَلَو يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ﴾ [فاطر: 45]

''اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کے کرتوتوں کا مواخذہ کرتا تو رُوئے زمین پر کسی جاندار کو نہ چھوڑتا۔''

گویا اگر اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کے حساب سے ہمارا مواخذہ کرنے لگے تو ہمارا جینے کا حق بھی باقی نہ رہے۔ لیکن اگر بندوں کی جانب سے اطاعت شعاری اور فرماں برداری کی روش قائم رہے تو پھر اللہ تعالیٰ نہ صرف ان سے زلزلوں جیسے عذابوں کو دُور رکھتا ہے بلکہ ان پر اپنی رحمتوں اور برکتوں کے دروازے بھی کھول دیتا ہے، جیسا کہ فرمایا:

﴿وَلَـوْ اَنَّ اَهْـلَ الْـقُرٰى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مِّنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴿ [الأعراف: 96]

''اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمانوں اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے، لیکن انہوں نے جھٹلا دیا تو ہم نے ان کی کرتوتوں کی وجہ سے انہیں پکڑ لیا۔''

یعنی عذاب کا نزول اسی وقت ہوتا ہے جب ہماری ایمانی حالت ابتر ہو جاتی ہے اور تقویٰ و پرہیزگاری ہم میں نام کا بھی نہیں رہتا۔ تب ہم مواخذہ کیے جانے کے حقدار بن جاتے ہیں۔

زمین لرز اُٹھی، لیکن ہم نہیں!

جیسا کہ سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِنَّمَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ إِذَا عُمِلَ فِيهَا بِالْمَعَاصِى فَتُرْعِدُ فَرَقًا مِنَ الرَّبِّ جَلَّ جَلَالُهُ.

''زمین میں زلزلہ تب آتا ہے جب اس میں نافرمانیوں کے کام ہونے لگیں، تب یہ زمین رب تعالیٰ کے ڈر سے لرزہ طاری کرتی ہے۔''

الجواب الكافی لابن القیم، ص: 47

یعنی یہ کس قدر افسوس اور بدبختی کی بات ہے کہ اللہ کے خوف سے زمین لرز جاتی ہے لیکن ہم نہیں لرزتے!!

ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے مَن کو ٹٹولیں اور دیکھیں کہ ہم کس کس گناہ سے اپنا دامن آلودہ کر رہے ہیں؟ کس کس جگہ پر ہم اللہ و رسول کی بغاوت کر رہے ہیں؟ کس کس کام میں ہم ان کے احکام و فرامین سے سرتابی کر رہے ہیں؟ اور کس کس فریضے کی ادائیگی میں ہم سے کوتاہی سرزد ہو رہی ہے؟ ہم میں سے ہر شخص اپنا جائزہ لے اور ان کاموں کو ترک کر دے جو عذابِ الٰہی کا موجب بنتے ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہمارے زوال وتنزّل اور بدحالی کی وجہ:

کیا ایسا نہیں ہے کہ آئے روز جو ہم نت نئے امراض اور مصائب کا شکار ہوتے ہیں، اس کی وجہ ہم خود ہی تو ہیں؟! ہماری سیاہ کاریاں ہی ہماری معاشی بدحالی، معاشرتی زوال اور قومی تنزلی کا باعث ہیں۔ جس کی گواہ واضح طور پر وہ حدیثِ مبارکہ ہے، جو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خَمْسٌ إِذَا ابْتُلِيتُمْ بِهِنَّ وَأَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ تُدْرِكُوهُنَّ: لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ حَتّٰى يُعْلِنُوا بِهَا، إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الطَّاعُونُ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِي أَسْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا، وَلَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا أُخِذُوا بِالسِّنِينَ وَشِدَّةِ الْمَئُونَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يَمْنَعُوا زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ إِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ، وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا، وَلَمْ يَنْقُضُوا عَهْدَ اللّٰهِ وَعَهْدَ رَسُولِهِ، إِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ، فَأَخَذُوا بَعْضَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ، وَمَا لَمْ تَحْكُمْ أَئِمَّتُهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَيَتَخَيَّرُوا مِمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ، إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ))

پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ جب تم ان میں مبتلا ہو جاؤ گے (تو تمہیں ان کی سزا ضرور ملے گی:) ❀ جب بھی کسی قوم میں بے حیائی عام ہو جاتی ہے تو ان میں طاعون اور ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان کے بڑوں کے زمانے میں نہیں تھیں ❀ جب بھی وہ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں تو ان کو قحط سالی، روزگار کی تنگی اور بادشاہ کے ظلم وستم کے ذریعے سزا دی جاتی ہے ❀ جب وہ اپنے مال کی زکاۃ دینا بند کر دیتے ہیں تو ان سے آسمان کی بارش روک لی جاتی ہے اور اگر جانور (چوپائے) نہ ہوں تو ان پر کبھی بارش نہ برسائی نہ جائے ❀ جب وہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑتے ہیں تو ان پر دوسری قوموں کے دشمن مسلط کر دیے جاتے ہیں، وہ ان سے وہ کچھ چھین لیتے ہیں جس کے یہ مالک ہوتے ہیں ❀ اور جب ان کے امام (لیڈرز) اللہ کے قانون کے مطابق فیصلے نہیں کرتے اور جو اللہ نے (قرآن) نازل کیا ہے، اسے اختیار نہیں کرتے تو اللہ ان میں آپس کی لڑائی ڈال دیتا ہے۔''

[حسن] سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب العقوبات، ح: 4019

ذرا انصاف سے فیصلہ کیجیے کہ ان پانچوں کاموں میں سے کوئی ایک بھی ایسا کام ہے جو ہم میں نہیں پایا جاتا؟ اور ان کے نتیجے میں کیا مذکورہ سزاؤں میں سے کوئی ایک بھی ایسی سزا اور عذاب ہے جو ہم بھگت نہیں رہے؟

عذاب کو دعوت دینے والے لوگ:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں اور میرا ایک ساتھی اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میرے ساتھی نے سوال کیا: اے اُم المومنین! زلزلے اور اس کی حکمت وسبب سے متعلق کچھ بتائیے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

إِذَا اسْتَبَاحُوا الزِّنَا ، وَشَرِبُوا الْخَمْرَ ، وَضَرَبُوا بِالْمَغَانِي ، وَغَارَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي سَمَائِهِ ، فَقَالَ لِلْأَرْضِ: تَزَلْزَلِي بِهِمْ ، فَإِنْ تَابُوا وَنَزَعُوا ، وَإِلَّا هَدَمَهَا عَلَيْهِمْ.

''جب دنیا والے زنا کو حلال سمجھ لیں، شراب کثرت سے پی جانے لگے اور گانے باجے کا عام رواج ہو جائے تو آسمان میں اللہ تعالیٰ کی غیرت جوش میں آتی ہے اور وہ زمین کو حکم دیتا ہے کہ تو ان کو جھنجھوڑ، پھر اگر یہ لوگ توبہ کر لیں اور (اپنی بداعمالیوں سے) باز آ جائیں تو ٹھیک، ورنہ اللہ تعالیٰ زمین کو ان پر ڈھا دے گا۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے ساتھی نے عرض کیا: اے اُم المومنین! کیا یہ (زلزلہ) لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب ہوتا ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا:

بَلْ مَوْعِظَةٌ وَرَحْمَةٌ وَبَرَكَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ ، وَنَكَالٌ وَعَذَابٌ وَسَخَطٌ عَلَى الْكَافِرِينَ.

''یہ ایمان والوں کے لیے نصیحت اور باعثِ رحمت ہوتا ہے جبکہ منکروں کے لیے سزا، عذاب اور اللہ کی ناراضی کی علامت ہوتا ہے۔''

العقوبات لا بن ابی الدنیا ، ص: 29

اللہ کی پناہ! آج یہ تینوں گناہ ہی اس قدر عام ہو چکے ہیں کہ ان کا ارتکاب کرتے ہوئے کسی کو ذرا سی جھجک بھی محسوس نہیں ہوتی بلکہ ہر پارٹی اور ہر فنکشن میں فخریہ ان کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ (نعوذ باللہ من ذٰلک)

آگاہ رہیں! کہ اللہ تعالیٰ جب بے حیاؤں کی گرفت فرماتا ہے تو بہت بری گرفت کرتا ہے، کیونکہ:

﴿اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ﴾ [ھود: 102]

''یقیناً اس کی پکڑ بڑی دردناک، بہت سخت ہے۔''

آج کا معاشرہ جس انداز میں فحاشی وعریانی اور بے حیائی کی ڈگر پر چل رہا ہے، ایسی ناگفتہ بہ صورتِ حال میں ہم کس منہ سے عذابِ الٰہی سے محفوظ رہنے کا سوچ سکتے ہیں؟!

تباہی کے سب ہی ذِمے دار ہیں:

یہ بات ذہن نشین رہے! کہ جو لوگ فحاشی کے کام کرنے یا پھیلانے میں مبتلا نہیں ہیں وہ صرف اسی پر خود کو بریٔ الذمہ مت سمجھیں بلکہ ان پر لازم ہے کہ جس سطح پر اور جس قدر ممکن ہو سکے وہ بے حیائی کے خاتمے کے لیے اقدام کریں۔ کیونکہ جو لوگ صرف خود برائی سے بچ کر بیٹھ رہتے ہیں اور برائی کے خاتمے کی کوشش نہیں کرتے اور نہ ہی برائی کرنے والوں کو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

روکتے ہیں تو ایسے لوگ بھی بدکاروں کے ساتھ ہی عذاب کا شکار ہو جاتے ہیں۔

لہٰذا جس قدر ممکن ہو! برائی اور بے حیائی کے خاتمے کے لیے کوشش کریں۔ اگر کوئی شخص برائی کو ہاتھ سے روک سکتا ہے تو ہاتھ سے روکے، اگر کوئی زبان سے کہہ سکتا ہے تو زبان سے منع کرے اور اگر کسی میں اتنی بھی طاقت نہ ہو تو کم از کم دِل میں اسے ضرور برا سمجھے۔ ورنہ وہ رسولِ مکرم ﷺ کے اس ارشادِ گرامی کا مصداق بن سکتے ہیں کہ:

((إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الْمُنْكَرَ فَلَمْ يُغَيِّرُوهُ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهِ))

''جب لوگ برائی کو دیکھیں لیکن اس کو ختم کرنے کی کوشش نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان سب پر ہی اپنا عذاب نازل فرما دیتا ہے۔''

[صحيح] سنن ابن ماجه ، كتاب الفتن ، باب الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر ، ح: 4005 ـ مسند أحمد: 1

غافل لوگوں کے لیے تازیانۂ عبرت:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ﴾

[الأنعام: 44]

''پھر جب انہوں نے اس نصیحت کو بھلا دیا جو انہیں کی گئی تھی، تو ہم نے ان پر ہر طرح کی خوش حالیوں کے دروازے کھول دیے، یہاں تک کہ وہ ہماری دی ہوئی عنایات میں خوب مگن اور مست ہو گئے تو ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا، اور اب ان کا حال یہ تھا کہ وہ ہر خیر سے مایوس تھے۔''

چنانچہ ہمیں یہ بات ہرگز نہیں بھولنی چاہیے کہ اگر اس زلزلے کے بعد بھی ہم محفوظ ہیں اور ہمارا کوئی جانی و مالی نقصان نہیں ہوا تو بلا شبہ یہ ہمیں اللہ کی طرف سے ڈھیل دی گئی ہے،

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اگر ہم نے اب بھی غفلت کی چادر اُتار نہ پھینکی اور ہوش کے ناخن نہ لیے تو یقیناً ہم دنیا میں تو عذابوں کا سامنا کر ہی رہے ہیں، اس کے علاوہ آخرت میں بھی بڑا خسارہ اُٹھائیں گے۔ اللہ ہمیں محفوظ رکھے!

اور سوچ لیجیے کہ اگر خدانخواستہ یوں ہی کسی عذاب کا شکار ہو کر ہم اچانک موت کے منہ میں چلے گئے تو پھر اللہ کے عذاب سے نجات پانے کے لیے ہمارے پاس کیا اعمال ہوں گے؟! وہاں کا تو عذاب بھی اس قدر دردناک ہے کہ لفظوں میں بیان کرنا محال ہے۔

رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو ان لوگوں میں شامل فرمادے جن کے متعلق امام ذی النون مصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہوتے ہیں کہ جنہیں خدا کی معرفت اور اس تک پہنچنے کا صحیح راستہ معلوم ہوتا ہے (یعنی ان کا عقیدہ ومنہج بھی درست ہوتا ہے اور خدا کی بندگی بھی کامل طور سے بجالاتے ہیں) ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ علم وعمل کے چشمۂ صافی کے جام پلاتا ہے، انہیں نعمتوں میں فراوانی دیتا ہے، زلزلوں اور آفتوں سے محفوظ رکھتا ہے اور کل قیامت کے روز وہ جنت کے بالا خانوں میں جلوہ افروز ہوں گے۔

حلیة الأولیاء لأبی نعیم: 9/ 370 ملخّصاً

عذابِ الٰہی پر ہنسی مذاق کا انجام:

بعض لوگوں کی طرف سے زلزلے پر ہنسی مذاق دیکھا گیا ہے، یہ اللہ کے عذاب سے محفوظ رہنے کے بعد دوبارہ عذاب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ جس آزمائش سے عبرت اور نصیحت لینی چاہیے، اس پر ٹھٹھہ کرنا اور جاہلوں سی ہنسی ہنسنا کسی باشعور شخص کا عمل ہرگز نہیں ہوسکتا بلکہ بلاشبہ یہ جاہلانہ روش ہے۔ کیا استہزاء وتمسخر کے لیے یہی امور رہ گئے ہیں؟! اسی ضمن میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَ نَلْعَبُ قُلْ اَبِاللّٰهِ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وَ اٰیٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ❁ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةً بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ❁﴾ [التوبة: 65، 66]

''اگر آپ ان سے پوچھیں تو وہ یہی کہیں گے کہ ہم تو صرف شغل اور دل لگی کر رہے تھے۔ کہہ دیجیے: کیا تم اللہ اور اس کی آیات اور اس کے رسول کے ساتھ مذاق کر رہے تھے؟ بہانے مت بناؤ، یقیناً تم نے اپنے ایمان کے بعد کفر کا ارتکاب کرلیا ہے۔ اگر ہم تم میں سے ایک گروہ کو معاف کر دیں تو ایک گروہ کو عذاب دیں گے، اس وجہ سے کہ یقیناً وہ مجرم تھے۔''

اندازہ کیجیے کہ ان آیاتِ مبارکہ میں احکامِ الٰہی، شعائر اللہ اور دینی امور کا مذاق اُڑانے والوں کے متعلق جس قدر ڈانٹ ڈپٹ بیان ہوئی ہے اور کتنی سخت وعید مذکور ہوئی ہے۔ لہٰذا اس بابت نہایت احتیاط کی ضرورت ہے۔

اسی طرح ہمارے ان نادان نوجوانوں کو بھی ہوش کے ناخن لینے چاہئیں جو کسی حساس مسئلے کو بھی معاف نہیں کرتے اور سوشل میڈیا میں طنز و مزاح کی بھینٹ چڑھا دیتے ہیں۔ یاد رکھیے! اسلام تو وہ مہذب اور باوقار مذہب ہے کہ جو بے فائدہ اور فضول باتوں اور کاموں سے بھی منع کرتا ہے کہ اس سے ایک باوقار انسان کی شخصیت مجروح ہوتی ہے اور اسی طرح صرف ہنسنے ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنے اور جگتیں لگانے پر بھی سخت وعید وارد ہوئی ہے، جیسا کہ سیدنا حکیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ ، لِيُضْحِكَ بِهِ النَّاسَ ، وَيْلٌ لَهُ ، وَيْلٌ لَهُ))

''اس آدمی کے لیے ہلاکت و بربادی ہے جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹی باتیں کرتا ہے، اس کے لیے ہلاکت ہے، اس کے لیے ہلاکت ہے۔''

[حسن] سنن أبی داود، کتاب الأدب، باب فی التشدید فی الکذب، ح: 4990

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جہاں جھوٹ کے ذریعے ایک عام ٹھٹھہ کرنے پر اس قدر سخت وعید ہے وہاں اللہ تعالیٰ کی آیات، شعائر اور علاماتِ قیامت جیسی سنجیدہ، حساس اور شرعی امور کو طنز و مزاح کا موضوع بنانے پر کس قدر سخت عذاب نازل ہوسکتا ہے، اس کا ہمیں بہ خوبی اندازہ ہونا چاہیے۔

اللہ کی طرف لوٹ آیئے!

یہ بات اچھی طرح سمجھ لیجیے کہ اللہ و رسول سے بغاوت اور ان کے احکام وفرامین سے سرتابی کر کے ہم کبھی بھی سرخرو نہیں ہو سکتے۔ ہم کسی بھی طرح عزت اور ترقی کا منہ نہیں دیکھ سکتے۔ ہم کسی بھی صورت میں معاشی بدحالیوں اور مال و رزق کی تنگیوں سے چھٹکارا نہیں پا سکتے۔ ہم کبھی بھی نت نئی امراض سے نجات نہیں حاصل کر سکتے۔

المیہ یہ ہے کہ آج گناہ کو گناہ ہی نہیں سمجھا جاتا بلکہ بڑے سے بڑے گناہ کا ارتکاب علانیہ ہونے لگا ہے، بے حیائی کے کاموں کو ماڈرن زمانے کا تقاضا اور فیشن سمجھا جانے لگا ہے۔ کسی صغیرہ گناہ کو معمولی سمجھنا بھی ایک کبیرہ گناہ ہے، چہ جائیکہ کسی کبیرہ گناہ کے ارتکاب کو بھی اہمیت نہ دی جائے!! اس سے بھی المناک بات یہ ہے کہ آج کے مسلمان کے دِل سے احساسِ گناہ ہی ختم ہو گیا ہے اور اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہونا تو در کنار؛ اگر کوئی شخص دِین کی بات بتلائے یا اصلاح کی کوشش کرے تو اس کو نہ صرف برا سمجھا جاتا ہے بلکہ اس پر قدامت پرستی کا لیبل لگا دیا جاتا ہے۔

عزیزانِ گرامی! ان زلزلوں سے ہم سبق حاصل کریں، اپنے احوال کو سدھار لیں، ابھی موقع ہے، جب قیامت کا زلزلہ آئے گا تو موقع ہاتھ سے نکل چکا ہوگا۔ کیا خبر کہ آج اگر ہمارے بھائیوں کو نقصان پہنچا ہے تو کل ہمیں بھی نقصان پہنچے، تو پھر دیر کس بات کی؟ سچی توبہ کیجیے، عافیت کی دعا اور کثرت سے استغفار کیجیے، اللہ کے دِیے ہوئے مال میں سے غریب و نادار اور مستحق لوگوں پر بقدرِ استطاعت صدقہ و خیرات کیجیے، محاسبۂ نفس کرتے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہوئے آخرت کی فکر کیجیے، اللہ ورسول کے احکام کو اپنی زندگی میں لاگو کیجیے۔

یاد رکھیے! اگر ہم نے توبہ نہ کی، اپنے گناہوں پر نادم ہو کر اللہ سے بخشش نہ مانگی، اپنی زندگی کو نہ بدلا اور اللہ کی طرف نہ پلٹے تو پھر اللہ تعالیٰ کے ایسے عذابوں سے بچنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

خطبہ رائٹر
حافظ فیض اللہ ناصر
03214697056

خطبہ حاصل کرنے کے لیے
03034125519
03014843312
03424449009

تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03015989211

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com